رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

جلد ۳ | مورخہ ۷ ستمبر سنہ ۱۹۱۵ء | سہ شنبہ | مطابق ۲۶ شوال سنہ ۱۳۳۳ھ | نمبر ۳۳

مدینۃ المسیح (۴)

حضرت اقدس ایدہ اللہ بفضلہ خدا خیریت سے ہیں۔ خاندان نبوت کے دیگر محترم ممبر بھی اچھی طرح ہیں۔ فالحمد للہ ❊

ترجمۃ القرآن کے کام کی طرف ان دنوں حضور کی توجہ خصوصیت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ روح القدس سے تائید فرمائے ❊

پنجشنبہ گذشتہ کی شام کو ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ قادیان ڈسپنسری کی اہلیہ مکرمہ کا جو دو ڈھائی سال سے بعارضہ سل بیمار تھیں۔ انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا تعالیٰ مرحومہ کو مغفرت فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ جنازہ بورڈنگ ہوس مدرسہ احمدیہ کے صحن میں خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے پڑھایا۔ اور میت رات کو دس بجے کے قریب مقبرہ بہشتی میں دفنائی گئی۔ باہر کے احباب بھی جنازہ غائب پڑھیں ❊

قاضی عبد اللہ صاحب انشاء اللہ آج کل میں روانہ ولایت ہونگے

اخبار احمدیہ

مالابار کے پرائیویٹ خطوط سے پایا جاتا ہے کہ وہاں سلسلہ حقہ کے دشمن ہمارے غریب بھائیوں کو سخت سخت اذیتیں دے رہے ہیں۔ گویا وہاں احمدیوں کی زندگی تلخ کر رکھی ہے چونکہ یہ سب شدائد انہوں نے محض اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے گوارا کی ہیں۔ امید ہے کہ اسی کا فضل ان کا حافظ و ناصر ہو کر اعدائے دین کے شر سے انہیں بچائے گا۔ دوسری طرف یہ خبر خاص مسرت کا باعث ہے کہ بقول پاینیر اس علاقہ کے تین ہزار آدمی ہماری جماعت میں داخل ہو چکے ہیں۔ ابھی ہمیں دیگر ذرائع سے اس کی تصدیق نہیں ہوئی۔ بہر کیف ان دنوں خاص آسمانی تائیدات سلسلہ حقہ کے شامل حال ہو رہی ہیں۔ جن پر ہمارے تمام احباب کو سجدات شکر بجا لانے چاہئیں۔ اور مخالفین کے فتنہ و شر سے ڈر کر دامن صبر و استقامت ہاتھ سے نہ چھوڑنا چاہئے۔ ان اللہ مع المتقین ❊

لکھنؤ میں ان دنوں طوفان باراں نے بڑی تباہی کی ہے۔ شہر کے ہزارہا مکان منہدم ہو گئے۔ محلے کے محلے مسمار نظر آتے ہیں لوگ بے خانماں پریشان پھرتے ہیں۔ شہر میں ایک کہرام مچا ہوا ہے۔ مخلوق چیخ اٹھی ہے کہ واقعہ میں یہ قہر الٰہی ہے۔ ہمارے مکرم دوست محمد عثمان صاحب بھی لکھتے ہیں کہ ۴۸ گھنٹے برابر بارش ہوتی رہی۔ ۱۵-۱۶ انچ پانی پڑا۔ بڑے بڑے پختہ مکان گر گئے۔ بہت سی جانوں کا بھی نقصان ہوا۔ تھابرن کالج کا ایک حصہ گر گیا۔ الحمد للہ کہ ان کا مکان بالکل محفوظ رہا۔ کاش کہ لوگ حضرت مسیح موعود کے اس پاک کلام سے نصیحت حاصل کریں ؎

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت توّاب ہے

ہے سرِ رہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولا کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے ❊

باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا ❊

کراچی سے برادر عبد العزیز صاحب لکھتے ہیں۔ کہ بوجہ میرے احمدی ہونیکے لوگ میری بڑی مخالفت کرتے ہیں۔ مگر میں بفضلہ تعالیٰ حتی الوسع لوگوں کو تبلیغ احمدیت کرتا ہی رہتا ہوں آج کل نہ صرف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں متعلق جنگ سنائی جاتی ہیں ایک شخص نے بہت کچھ مان لیا ہے اور امید ہے کہ انشاء اللہ جلدی ہی وہ بیعت بھی کرلیگا۔ نیز چونکہ بندہ حضرت اقدس کے حکم کے مطابق کار سرکار میں بڑی تندہی اور شوق سے اپنا فرض ادا کرتا ہے اس واسطے میرے افسر مجھ سے خوش ہیں فالحمد علے ذالک

کوٹ (ضلع لاہور) سے سید محمد شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ میں بعض مشکلات میں ہوں احباب میرے لئے دعا کریں

بدوملی سے غلام حسین صاحب پٹواری بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ **فیروزپور** سے میاں عبد اللہ خان صاحب لکھتے ہیں کہ برکات خلافت کے پڑہنے سے دل کو تسلی ہوئی رسالہ نہایت ہی قابل تعریف ہے۔ اور یہ محض خدا تعالےٰ کا فضل و کرم ہے کہ اس نے ہمیں ایسے کلمات طیبات کے سننے اور ان پر عمل کرنیکی توفیق دی۔ فالحمد للہ۔ **ایک دوست** نے حضرت کی خدمت میں لکھا تھا۔ کہ صدقہ کا بکرا اپنے گاؤں ہی میں کردیا جائے یا اس کی قیمت قادیان بھیجدیجائے حضور نے جواب لکھا کہ اگر قربانی کی ہی نذر مانی ہو تو وہیں قربانی کردیں ورنہ بکرے کی قیمت یہاں بھیج سکتے ہیں۔

عثمرو عہ سے چوہدری عبد الغفور صاحب لکھتے ہیں کہ میں بیمار ہوں احباب میرے لئے دعا کریں۔ مولوی نظام الدین صاحب مبلغ بھی بعض تفکرات کیوجہ سے مضمحل ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ **ایک مخلص** دوست حضرت کی خدمت میں تحریک دعا کے لئے روزانہ خطوط لکھا کرتے ہیں۔ حال میں انہوں نے خواستگاران دعا کی فہرست بنانیوالے صاحب کو لکھا ہے کہ آپ میرا نام روزانہ فہرست میں درج کر لیا کریں تاکہ میں اس ڈاک کا خرچ اشاعت اسلام فنڈ میں دیدیا کروں۔ اس طرح دونوں کام ہو جائینگے دعا بھی ہوتی رہیگی اور اشاعت اسلام کی اعانت میں بندہ کو ثواب بھی حاصل ہو جائیگا۔ اللہ تعالےٰ ایسے مخلص احباب کا مددگار ہو

لودہراں ضلع ملتان سے محمد سلطان صاحب لکھتے ہیں کہ بباعث روزمرہ تبلیغ احمدیت کیوجہ سے لوگ میری مخالفت پر تلے ہوئے ہیں بڑی عداوت میں ... صاحب ایک ... اب ایک مولوی کو منگوانے کی تجویز کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ حق ظاہر فرماوے +

خبریں

جنگ مغربی محاذ میں ان دنوں جو گولہ باری ہوتی رہی اس سے پایا گیا کہ غنیم کے توپخانہ کا زور اب گھٹ گیا ہے نہ اتنی شدت نہ اتنی استقامت۔ غنیم نے موشنیر کے شمال اور جنوب میں کئی بار خندقوں سے نکلنے کیلئے ہاتھ پاؤں مارے مگر ناکام رہا۔ علاقہ آرگون مقام کورٹ چاسی پر چار گھنٹے میں اسی ہزار گولہ پڑا جن سے دشمن کے پختہ مورچوں اور لشکرگاہوں کو ضرر عظیم پہنچا۔

قیصر نے بقول نامہ نگار سول اپنے مغربی میدان جنگ کے کمان افسروں کو لکھا ہے کہ اس وقت کوئی قابل تحسین کارنامہ دکھلائیں جس سے اس عام خیال کا اثر زائل ہو کہ افواج متحدہ نے جرمنی کی کوششوں پر غلبہ حاصل کرلیا۔

ریگا کے متعلق ۲۔ ستمبر کے پیغامات تار کا خلاصہ یہ ہے کہ فریڈرکسٹاٹ میں جرمنوں کے قدم جم جانے سے ریگا کیطرف دشمن کی پیشقدمی مشکل ہو گئی ہے۔ بلکہ ایک نامہ نگار تو یہاں تک خبر دیتا ہے۔ کہ باشندگان ریگا کو واپس آجانیکی اجازت ہو گئی ہے۔

پیریس کی تار خبر ہے کہ شمالی اراس (مغربی محاذ) میں زور شور کی گولہ باری ہوتی رہی۔ فرنچ توپخانہ نے السین اور شاسپین میں دشمن کی خندقوں پر بڑی کاری آتش باری کی جرمنوں نے آرگون کے مورچوں پر بار بار گولے برسائے۔ جن میں انہوں نے ہر سائز کے بمب بھی استعمال کئے اور توپیں بھی۔ مگر آخر کار ادہر کی آتشباری نے سب کو خاموش کرادیا۔ ۲۸۔ اگست کو بھورودٹ سٹیشن اور اوسٹینڈ ونڈلکرک کی جرمن قیامگاہوں وغیرہ پر ہمارے طیاروں نے خوب بمب پھینکے۔ غنیم کے طیاروں نے بھی گولہ باری کی جس سے کچھ سویلین ہلاک ہوئے۔

علاقہ قاف میں انہی دنوں روسیوں کو ایک اور فتح حاصل ہوئی اور بہت سامال غنیمت بھی ہاتھ لگا۔ مراسلہ سرکاری کا بیان ہے کہ ۵۲۱۳ ترک اسیران جنگ پکڑے گئے۔ ۱۲ معمولی توپیں ۱۶ کلدار توپیں اور کثیر المقدار گولہ بارود بھی روسیوں کے ہاتھ آیا۔

صوبجات بالٹک میں روسی ابھی تک اپنے مورچوں پر ڈٹے ہوئے ہیں اور گلیشیا میں لڑائی نہایت خونریز ہو رہی ہے۔ جرمن مانتے ہیں کہ روسیوں کے سخت مقابلہ نے ان کی پیش قدمی کو روکدیا ہے۔ بیمبرگ سے پچاس میل شرق میں دریائے سٹریپا کے کنارے کنارے بلندیوں پر شدید مقابلہ جاری ہے۔

پیٹروگراڈ کا ایک مراسلہ سرکاری مظہر ہے کہ ریگا ڈوینسک محاذ پر کوئی اہم تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ علاقہ فریڈرکسٹاٹ میں غنیم کے یکم و ۲ ستمبر والے شبانہ روز حملے پسپا کر دیئے گئے دریائے سونا اور ویلیا کے درمیان روسی کامیابی کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔ روسی رسالہ نے یکم تاریخ کو دو گاؤں منگیوں کے آگے دہر لئے۔ جرمن بڑی ابتری کے ساتھ بھاگ نکلے۔ ویلیا کے دائیں طرف بھی روسی ترقی پر ہیں۔

پیریس کا ایک سرکاری نوٹ ظاہر کرتا ہے کہ گلیشیا میں روسی کامیابی سے پایا جاتا ہے کہ وہاں عساکر روس کا غلبہ ہے اور ان کی پسپائی کے حالات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب موقعہ بنے وہ جارحانہ کارروائی بھی کر سکتے ہیں۔

دردانیال کے متعلق کمان افسر عساکر برطانیہ کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ ۲۷۔ و ۲۸ اگست کی مزید معرکہ آرائی میں ایک نہایت عمدہ موقعہ برٹش افواج کے قبضہ میں آیا۔ لڑائی قریباً دست بدست تھی اور بہت سخت ترکوں کو اس میں نقصان عظیم پہنچا۔ ان کی تین کلدار توپیں۔ تین خندق موٹرین تین سو بندوقیں پانسو بمب اور ایک بڑی مقدار چھوٹے اسلحہ اور گولہ بارود کی بھی ہماری سپاہ کے ہاتھ آئی

لندن۔ ۳ ستمبر۔ پیریس کا مراسلہ سرکاری مظہر ہے کہ ہمنے بلجیم میں دشمن کے توپخانوں اور لشکرگاہوں پر کارگر گولہ باری کی۔ آرٹوئس میں ہوائی تارپیڈو وغیرہ کی لڑائی ہو رہی ہے۔ سومن اور اوئس کے درمیان فرنچ توپخانوں نے جرمنوں کو خاموش کر دیا۔ السین وارگون وغیرہ میں طرفین سے بڑی خونریز گولہ باری ہوئی۔

وزیر ہند کے تازہ پیام بنام حضور وائسرائے میں بیان کیا گیا ہے کہ دریائے ویلیا کے دائیں کنارے ویلیا کے مغرب تک روسی مدافعت قابل اطمینان طور پر جاری ہے ویلیا اور نیمن کے درمیان جرمنوں نے مقام گرانی پر قبضہ ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۱۵ء

یدخلون فی دین اللہ افواجاً

خطۂ کشمیر میں اشاعت احمدیت

گاؤں کا گاؤں احمدی ہوگیا

(فالحمد للہ)

وہ خدا جس نے اپنی مخلوق کی ہدایت اور راہ نمائی کیلئے اس نہایت تیرہ و تار زمانہ میں اپنے ایک نبی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ وہ خدا جس نے تمام دنیا کو اپنا چہرہ دکھانے کے لئے جری اللہ فی حلل الانبیاء یعنی تمام گذشتہ انبیاء کا نمونہ بھیجا۔ وہ خدا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس آخری زمانہ میں بروزی طور پر بشکل مسیح موعود ظاہر کیا۔ اور وہ خدا جس نے بروز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قبول کرنے والوں کو آخرین منھم قرار دیا۔ وہ اپنے اس مامور کی صداقت اور قبولیت کے سامان بھی خود ہی مہیا فرما رہا ہے۔ اور ایسے طرز پر فرما رہا ہے۔ کہ انسانی عقل و فکر حیران اور ششدر رہ جاتی ہے۔ اطراف عالم سے سعید روحوں کا میلان عام اور انقطاع عالم سے پاک نفس لوگوں کی رغبت اس بات کا کافی ثبوت ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فرشتے بڑی سرعت سے اس کام کی تائید میں لگے ہوئے ہیں۔ یوں تو سلسلہ حقہ احمدیہ کا ہر ایک کام خدا تعالےٰ کی تائید اور نصرت سے ہی ہو رہا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو نور معرفت سے بیگانہ اور بصیرت باطنی سے کور ہیں۔ شاید یہ سمجھتے ہوں۔ کہ احمدی لوگوں کی کوشش اس مبارک انقلاب کا باعث ہے۔ ہمیں خدا تعالےٰ کے اس فضل سے انکار نہیں۔ کہ اس نے ہمیں اس خدمت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ لیکن ہم کیا اور ہمارے کوششیں کیا۔ اگر انسانی کوششوں اور ہمتوں پر ہی کامیابی کا دارومدار ہوتا۔ تو آج دیگر مذاہب والے ہم سے بہت زیادہ کامیاب نظر آتے۔ کیونکہ ہمارے مقابلہ میں ان کے پاس ظاہری سامان بہت زیادہ ہیں۔ لیکن دنیا دیکھ رہی ہے۔ اور آئندہ دیکھے گی کہ جو خدا کا فضل اور رحمت ہمارے شامل حال ہے۔ وہ اور کسی کو نصیب نہیں۔ اور جس طرح خدا تعالےٰ اس سلسلہ کی مدد اور نصرت فرما رہا ہے۔ وہ اور کسی کو حاصل نہیں۔ بس یہ بات سلسلہ احمدیہ کی صداقت کے لئے ایک ایسا بین نشان ہے جسے ہر انسان بادنیٰ تامل سمجھ سکتا ہے۔ عام اس سے کہ وہ عالم ہو یا جاہل عقلمند ہو۔ یا بے عقل۔

یہاں ہم ایک ایسا واقعہ درج کرتے ہیں جو بفضل خدا انہی دنوں وقوع میں آیا ہے۔ اور اس وقت جبکہ اردو زبان کے سب سے زیادہ شائع ہونے والے روزانہ میں ایک دو ورقہ مرزا یعقوب بیگ صاحب سکرٹری انجمن اشاعت لاہور کی طرف سے محض بدین غرض شائع کیا گیا کہ لوگوں میں ہماری نسبت غلط فہمی پھیلے اور کوئی سیدنا خلیفہ ثانی کی بیعت نہ کرے۔ بلکہ ان کے مزعومہ رئیس مولوی محمد علی صاحب کی بیعت میں داخل ہوں۔ یہ واقعہ ہر ایک سلیم العقل کے نزدیک اس امر کا ثبوت کافی ہوگا۔ کہ خدا تعالیٰ کی تائید ہمارے ساتھ ہے۔ اگر تعصب اور بیجا عداوت کی وجہ سے کسی کی عقل بالکل سلب نہ ہوگئی ہو تو اس پر غور کرے۔ اور فائدہ اٹھائے۔

خلافت ثانیہ کے بیشمار فیوض و برکات میں سے ایک بہت بڑا فیض یہ بھی دنیا کو حاصل ہو رہا ہے۔ کہ خلق اللہ کو دین حق کی دعوت دینے والے کئی مبلغین دور دراز ممالک میں خدا تعالےٰ کے عظیم الشان نبی حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کے ظہور سے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ اور بھیجے جا رہے ہیں۔ تاہم بہت سے علاقے ایسے ہیں۔ جہاں مصالح الٰہی کے ماتحت ابھی تک خاص طور پر تبلیغ کا کوئی انتظام نہیں ہو سکا۔ انہی میں سے ایک کشمیر کا علاقہ بھی ہے چونکہ کشمیر مرکز احمدیت سے کچھ بہت دور دراز فاصلہ پر نہیں ہے۔ اسلئے وہاں کے لوگ حضرت مسیح موعود کے دعاوی سے عام طور پر مطلع ہو چکے ہیں۔ لیکن وہاں کمی تعلیم کی وجہ سے پیر پرستی کا بہت زور ہے۔ لہذا اس وقت تک بہت تھوڑے سے لوگوں کو پیر پرستی چھوڑ کر حضرت مسیح موعودؑ کے قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی تھی مگر اب معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ان لوگوں پر خاص طور سے اپنے افضال کی بارش شروع کر دی ہے۔ اور ان کے سینوں کو حق کے قبول کرنے کے لئے کھول دیا ہے۔ جس کی تصدیق اس خط سے ہوتی ہے۔ جو انہی دنوں خواجہ غلام محی الدین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ پاڑہ پورہ نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے حضور ارسال فرمایا ہے۔ جس کا ماحصل یہ ہے۔ کہ موضع کنہ پورہ (کشمیر) میں ایک بھائی غلام محمد صاحب لون احمدی رہتے ہیں۔ ان کے عمدہ نمونہ سے متاثر ہو کر کہ اگر احمدیت انسان کو ایسا ہی بنا دیتی ہے تو پھر اس کی صداقت میں کیا کلام ہو سکتا ہے ایک گاؤں سارے کا سارا احمدی ہو گیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ تمام لوگ بیعت میں داخل ہوتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام دعاوی کو قبول کرتے ہیں۔ اور حضور کی خلافت کو حق مانتے ہیں۔ ان نومبائعین کی اسماوار فہرست بھی پہنچ گئی ہے۔ جو حسب معمول فہرست مبائعین میں آپ کی نظر سے گزریگی۔ ہم اپنے بھائی غلام محمد صاحب کو تہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے انکے ذریعہ اتنے لوگوں کو ہدایت فرمائی۔ اللھم زد فزد۔

ہم ان لوگوں سے جو اس سلسلہ کو انسانی کوششوں کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔ سوال کرتے ہیں کہ کیا کسی انسان کے اختیار میں ہے کہ اس طرح ایکدم مخلوق کے دلوں کو پھیر دے۔ ہرگز نہیں۔ دل تو تلوار کی دھار اور توپ کے گولوں سے بھی نہیں پھیرے جا سکتے پھر تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ کہ صداقت سلسلہ کے نشانات پر نشان دیکھتے ہو۔ اور اسے قبول نہیں کرتے۔ اصل میں حق تم پر ظاہر ہو چکا ہے۔ مگر تم اس کے چھپانے کی کوشش کرتے ہو۔ یاد رکھو اب خدا تعالیٰ کی خاص نصرت حضرت مسیح موعود کی صداقت کو دنیا پر ظاہر کر رہی ہے۔ اور یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا نظارہ تمکو زبان حال سے اس طرف توجہ دلا رہا ہے کہ اگر تمہیں اپنی آخرت کا کچھ فکر ہے تو جلدی حق کو قبول کر لو۔ مبادا بازپرس کے دن کف افسوس ملتے ہوئے یہ کہنا پڑے کہ یلیتنی اتخذت مع الرسول سبیلاً۔

مسلم عورتوں کی انگریزی تعلیم

ہر چیز اسی وقت مفید ہوتی ہے۔ جب کہ اس کا استعمال برمحل ہو۔ ورنہ مفید سے مفید چیز کا بھی بے محل استعمال بعض اوقات بڑے بڑے خطرناک نتائج کا موجب ہو جاتا ہے۔

مستورات کو اعلیٰ مغربی تعلیم دلانے کا مسئلہ ایک عرصہ سے اخباری دنیا اور قومی حلقوں میں زیر غور ہے۔ جو ہماری رائے میں قطع نظر بحالات موجودہ کسی طرح بھی مفید نہیں ہو سکتی کیونکہ جب یورپ کی اقوام متمدنہ کو باہمہ آزادی و نام نہاد روشن خیالی یہ تعلیم راست نہ آئی تو بھلا دوسرے ممالک و اقوام کس گنتی میں ہیں کہ انہیں عورتوں کی اعلیٰ تعلیم سازگار ہو سکے چنانچہ مدبران یورپ کا کام و دہن اس تعلیم کی تلخیوں سے آشنا ہو چکا ہے۔ اور آئندہ بھی خدا جانے کب تک ہوتا رہیگا۔ لیکن افسوس کہ غافل لوگ اس سے کچھ سبق نہیں حاصل کرتے۔ اس سال احاطہ بمبئی میں بہت سی عورتوں نے ایم۔ اے۔ بی۔ اے۔ الیف۔ اے وغیرہ کے امتحانات پاس کئے ہیں۔ اور پہلے بھی اس صوبہ میں تعلیم یافتہ عورتیں موجود ہیں۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اس تعلیم نے انکو کیا فائدہ پہنچایا۔ آیا انہیں دوسری عورتوں کے مقابلہ میں مفید بنا دیا ہے۔ یا اس کے خلاف واقعات سے بڑھ کر اور کونسی شہادت ہو سکتی ہے؟ مگر وہ بالکل ہماری رائے کی تائید کرتے ہیں۔ چنانچہ صوبہ مذکورہ کے متعلق ایک واقف حال ہم قلم لکھتا ہے کہ۔ ایجوکیٹڈ ہونے کے بعد ان اعلیٰ تعلیم یافتہ خاتونوں کے احباب کا وسیع حلقہ سوسائٹی میں نقل و حرکت۔ نمائشی ضروریات اور زنیانہ ٹھاٹھ ایسی باتیں ہیں۔ جن کی بدولت یہ اپنے شوہروں کے لئے باعث زحمت ثابت ہوتی ہیں" پس جب اس تعلیم کا یہ نتیجہ ہے۔ تو کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ یہ تعلیم مفید و ضروری ہے۔ دراصل عورتوں کو تعلیم دلانے میں یورپ کی تقلید کی جاتی ہے۔ اور اس کے نفع و نقصان کی طرف مطلق توجہ نہیں کی جاتی جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عورتیں اپنے فرائض اور ذمہ داریوں سے بالکل بیگانہ ہو جاتی ہیں۔ اور زنانہ خصائص سے بیزار اور مردانہ اوصاف کی دلدادہ بن جاتی ہیں اور اس طرح برادری کے حق میں بجائے مفید ہونے کے موجب مضرت و فضیحت اور نظام تمدن میں خلل انداز ہوتی ہیں شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر ایک مرد و عورت کے لئے علم حاصل کرنا فرض قرار دیا ہے۔ اس لئے ہم تعلیم نسوان کے بڑے زور سے حامی ہیں۔ لیکن اس تعلیم کے جس سے عورتوں کو فائدہ پہنچے۔ اور انہیں اپنے خالق حقیقی کے پہچاننے اور اس کے مقرر کردہ فرائض کے ادا کرنے کی سمجھ آئے۔ اور اسی لئے موجودہ حالات میں ان کے واسطے عام طور پر اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کہ دینی و اخلاقی تعلیم کے ساتھ مناسب حال فنون دستکاری سکھلائے جائیں۔ اور امور خانہ داری میں قابلیت و صلاحیت پیدا کرنے پر خاص زور دیا جائے

مسلمانوں کے مذہبی پیشوا

اسلام جیسے دین فطرت ہونے کا فخر حاصل ہے۔ اور جو اپنی صداقت اور اکملیت پر غیر مذاہب والوں سے بھی خراج تسلیم وصول کر رہا ہے۔ اس پر آج افسوس کہ ایسے لوگ اپنا قبضہ جماتے اور مسلمانوں کے پیشوا ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں۔ جنکے حالات و خیالات اس کے لئے موجب ننگ و عار ہیں۔ اور اسی لئے وہ دنیا کو اسلام کے متعلق غلط فہمی میں پھنسا رہے ہیں۔ اس حقیقت کو آشکار کرنے والے اکثر واقعات آئے دن ظہور میں آتے رہتے ہیں۔ لیکن ایک تازہ واردات خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جس کا خلاصہ یہ کہ موضع رٹہ ضلع میرپور میں ایک زمیندار نے روزہ رکھا تقریباً ۲ بجے کے وقت اسے شدت کی پیاس لگی وہ ناچار ہو کر اپنے گاؤں کے ملاں کے پاس گیا۔ اور پوچھا کہ میری روزہ سے جان جاتی ہے۔ کیا میں پانی پی سکتا ہوں؟ ملا صاحب نے جواب دیا۔ کہ زندگی کی کچھ پرواہ نہیں۔ مگر روزہ نہیں توڑنا چاہیئے۔ اگر روزہ پورا ہو گیا تو بہشت میں جاؤ گے۔ اگر جان کی خاطر روزہ توڑ دیا۔ تو کافر ہو جاؤ گے۔ اس بیچارے نے بہتیرا صبر کیا لیکن مزید ضبط پر کسی طرح قادر نہ ہو سکا تو ناچار بحالت اضطرار اس نے پانی پی لیا۔ پانی پیتے ہی اس کی روح پرواز کر گئی۔ جب جنازہ کے لئے ملاں صاحب کو بلایا گیا تو انہوں نے صاف جواب دیدیا۔ کہ روزہ میں پانی پینے سے مردہ مکروہ ہو گیا ہے۔ اس لئے اس کا جنازہ نہیں ہو سکتا۔ اس پر میت کے بھائیوں اور ملا صاحب کے درمیان فساد ہو گیا۔ پولیس نے دونوں کا چالان کر دیا۔ اور مقدمہ زیر تفتیش ہے۔

یہ ہے مسلمانوں کے مذہبی پیشواؤں کا حال۔ اگر یہ ملا صاحب قرآن شریف پر عامل ہوتے تو اس بیچارے غریب کی اس طرح جان نہ جاتی۔ اور نہ سر پھٹول ہو کر مقدمہ بازی تک نوبت پہنچتی۔ لیکن قرآن شریف کا جن لوگوں کو علم ہی نہ ہو وہ اس پر عمل کیا خاک کرینگے اور اس کا علم صحیح آج بغیر مسیح موعودؑ کی غلامی کے حاصل ہونا محال۔ کیونکہ یہی وہ پاک وجود ہے جس کے ذریعہ قرآن و ایمان از سر نو دنیا میں قائم ہونا تھا۔ پس اے مسلمانو اگر دین سیکھنا چاہتے ہو تو خدا تعالےٰ کے مامور برحق پر ایمان لاؤ تاکہ دین دنیا کی فضیحتوں سے بچو اور فلاح دارین کے وارث ٹھہرو۔

سود خوروں کیلئے عبرت

اسلام کی شریعت حقہ نے جو کچھ ممنوع و حرام قرار دیا ہے وہ ہر حال قبیح و مضر ہے۔ خواہ دنیا اسے اپنی نادانی سے کتنا ہی مفید سمجھتی ہو۔ چنانچہ سود بھی جسے اس زمانہ کے ناخدا ترس اہل یورپ نے ایسا ضروری سمجھ رکھا ہے کہ گویا کسی قسم کا کاروبار اس کی مدد کے بغیر قائم ہی نہیں رہ سکتا۔ انہی ممنوعات میں سے ایک ہے۔ جنہیں خدا تعالیٰ نے مردود ٹھیرا دیا ہے۔ لیکن دنیا کا اک بڑا حصہ اسکا دلدادہ ہو کر خدا تعالیٰ کے اس حکم پر زبان طعن دراز کر رہا ہے۔ چونکہ درست اور صحیح راہ وہی ہے جو خدا تعالےٰ نے اپنی کتاب پاک میں بتلائی ہے۔ اس لئے اسکے خلاف عقیدہ رکھنے والونکو ہمیشہ زک اٹھانی پڑتی ہے۔ حال ہی میں خیال کیجئے کہ بنکوں کی تباہی نے کیا کیا عبرت ناک نظارے دکھلائے۔ اور انکے امانت داروں کو جنہیں سود کی حرص نے گھروں سے مال نکلوا کر بنکوں میں رکھو۔۔ بے پر کچھ

مُباحثہ سرانوان

بعض لوگوں کی تحریک پر سرانوان ضلع فیروزپور میں احمدیوں کے درمیان مباحثہ قرار پایا۔ تاریخہائے مباحثہ ۲۸-۲۹- اگست ۱۹۱۵ء قرار پائیں۔ اور انہی تاریخوں میں شہر فیروزپور کا جلسہ احمدیہ بھی قرار پایا۔ ہر دو مقامات کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے چھ اصحاب کو جانیکا حکم دیا۔ مفتی محمد صادق صاحب۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ مولوی فاضل میر محمد اسحاق صاحب۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب۔ میر قاسم علی صاحب۔ شیخ یعقوب علی صاحب۔ فیروزپور پہنچنے پر معلوم ہوا کہ احباب نے وہاں کا جلسہ مباحثہ کے سبب ملتوی کر دیا ہے۔ اس واسطے سب اصحاب سرانوان پہنچے۔ وہاں معلوم ہوا کہ فریق مخالف کسی بیرونی مولوی کے آنے کے انتظار میں جلسہ مباحثہ کے واسطے تیار نہیں۔ ہمارے علماء ۲۷- کی شام کو سرانوان پہنچ گئے۔ اور مقامی مولویوں سے جن کے نام عبد الفتاح اور عبد العزیز صاحبان ہیں بار بار اصرار کیا کہ مباحثہ کر لو۔ مگر کوئی میدان مباحثہ میں نہ آیا۔ ۲۸- کی صبح کو ہمارے علماء مقررہ میدان مباحثہ میں تشریف لے گئے۔ مگر فریق مخالف نے مقابلہ نہ کیا۔ بلکہ بداخلاقی سے پیش آئے۔ کہ تم یہاں کیوں آئے ہو یہاں سے چلے جاؤ۔ نصف دن سے زیادہ اس میں ضائع ہوا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے آنے پر ۳ بجے کے قریب فریق مخالف میدان مباحثہ میں آیا۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے حیات ممات مسیح ناصری پر گفتگو کرنے سے انکار کیا۔ اور زور دیا کہ مناظروں کیواسطے صرف دس دس منٹ ہوں۔ اسی پر دیر تک جھگڑا ہوتا رہا۔ وہ کچھ شرائط طے نہ ہوئے۔ اور بعد عرصہ مولوی ثناء اللہ نے بجائے مباحثہ کے اپنا وعظ شروع کر دیا۔ پبلک نے بخوبی سمجھ لیا کہ مولوی ثناء اللہ وفات حیات مسیح پر بحث سے گریز کرتے ہیں۔ اور احمدیوں کو وقت دینا نہیں چاہتے۔ اس طرح ۲۸- تاریخ ختم ہوئی۔ ۲۹- کی صبح کو سویرے ہمارے علماء میدان مباحثہ میں پہنچ گئے۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب نہ آئے تھے۔ اس واسطے مفتی محمد صادق صاحب نے کھڑے ہو کر وعظ کیا۔ اور حضرت مسیح مرزا صاحب کی مسیحیت مہدویت اور نبوت پر ایک پراثر تقریر پنجابی عام فہم زبان میں کی اور سامعین کو یقین دلایا کہ جب تک وفات مسیح ثابت نہ ہو جائے حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ پیش نہیں ہو سکتا۔ پھر مولوی ثناء اللہ کے آنے پر شرائط مباحثہ طے ہونے لگیں۔ مگر چونکہ مولوی ثناء اللہ کی نیت نہ تھی۔ اس واسطے اس نے شرطوں کو طے نہ ہونے ۔ زبانی تو یہ بھی کہا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گیا۔ میں مان لیتا ہوں۔ پہلا عیسیٰ بھی فوت ہو گیا۔ دوسرا بھی فوت ہو گیا۔ جب کہا کہ تحریر کر دو تو تحریر سے انکار کر دیا۔ ہاں یہ لکھدیا کہ مسیح موعود آیا ہوا مر گیا۔ اس پر مفتی صاحب نے پبلک کو مخاطب کر کے کہا کہ دیکھو خود مولوی ثناء اللہ صاحب مرزا صاحب کو مسیح موعود مانتے ہیں ان کا آنا اور فوت ہونا قبول کرتے ہیں۔ شرائط مباحثہ کے درمیان احمدی احباب نے یہ شرط پیش کی تھی۔ کہ صداقت مسیح موعود کے مسئلہ میں ہم مدعی ہیں۔ آخری تقریر ہماری ہوگی۔ اس بات کو مولوی صاحب نے زبانی مانا اور تحریر میں انکار کر دیا۔ اور لوگوں کو کہا کہ مباحثہ نہیں ہوتا۔ چلے جاؤ۔ خود بھی چلے گئے۔ پھر مولوی صاحب کا ایک نمائندہ محمد حنیف صاحب شرائط طے کر کے گیا۔ مگر مولوی صاحب نے انکار کر دیا۔ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم تمام باتوں کو قلم بند کر رہے ہیں۔ اور مفصل رپورٹ لکھیں گے۔ ۲۹- اگست کے تیسرے پہر تک ہمارے علماء سرانوان میں تھے۔ اور اس کوشش میں تھے کہ مباحثہ کسی طرح ہو۔ باقی رپورٹ آئندہ دیجائے گی۔ انشاء اللہ۔ ہمارے احباب کو چاہیئے کہ جہاں کہیں مباحثہ تجویز ہو۔ تاریخ مباحثہ مقرر کرنے سے قبل سب شرائط طے کر لینے چاہئیں۔ ورنہ علماء کا وقت ضائع ہوتا ہے۔

(نامہ نگار)

روضہ بل خانیار

واویناھما الی ربوۃ ذات قرار و معین (القرآن) سورہ انبیاء

کل مورخہ ۲۷- اگست جمعہ کے دن ہم چند احمدی احباب ملکر نماز جمعہ پڑھکر خانیار کی طرف کشتی میں سوار ہو کر امیرا کدل سے روانہ ہوئے کشتی سے جب ہم اترے۔ تو ہم سیدھے پہلے مسجد جامع کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں کے میر واعظ اس وقت وہاں مسجد جامع کے اندر حسب عادت لوگوں کو وعظ کر رہے تھے۔ غرض جبکہ ہم مسجد کی ڈیوڑھی میں داخل ہوئے۔ وہاں پر مسجد جامع کے مجاور بیٹھے تھے۔ انکو مخاطب کر کے مستری فضل احمد صاحب جمونی نے وعظ کرنا شروع کیا بہت ہی عمدگی سے انکو مستری صاحب نے وفات مسیح کا مسئلہ سمجھایا۔ اور یہ بھی ساتھ بتایا۔ کہ امام مہدی مسیح موعود جنکو دنیا میں آنا تھا۔ وہ آگئے اور وہ قادیان میں نازل ہوئے ہیں جو کہ مرزا غلام احمد کے نام سے مشہور ہیں۔ الحمد للہ اس سے سامعین پر بہت کچھ اثر ہوا۔ پھر ہم وہاں سے چلکر خانیار کی طرف چل پڑے۔ جبکہ ہم خانیار کے **روضہ بل** کی گلی سے گذرے۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ایک مکان کی دیوار پر ایک بورڈ لگا ہوا ہے۔ جس پر لکھا ہوا تھا **"حمام بل"** یعنی وہ جگہ جہاں پر کثرت سے حمام بنائے گئے ہیں۔

اسی اثنا میں ایک بوڑھا آدمی وہاں سے گذرا۔ اس سے ہمنے اس حمام بل کے متعلق دریافت کیا۔ کہ اس کا نام کیوں حمام بل رکھا گیا ہے۔ وہ بولا کہ پہلے پہل اس کا نام **"انتر ھر"** تھا بعد میں اس کا نام حمام بل رکھا گیا۔ اتنی ہی دیر میں وہاں کے بہت سارے لوگ جمع ہونے لگے۔ پھر ہمنے اس بوڑھے سے پوچھا۔ کیا یہاں پر کسی نبی کی قبر ہے؟ وہ بولا ہاں۔ میرے جو دادا صاحب تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ یہاں **روضہ بل** میں ایک **شہزادہ نبی** کی قبر ہے۔ جسکا اسم شریف **یسوع پیغمبر** ہے۔ جو آج کل **یوز آسف نبی** کے نام سے کشمیر سرینگر میں مشہور ہیں۔ اور یہ تواریخ کشمیر میں بھی لکھا ہوا ہے پھر ہمنے ان لوگوں سے معلوم کیا۔ جو اس وقت وہاں پر موجود تھے۔ وہ بھی یہی کہنے لگے۔ اور انکے خلاف کسی نے نہ کہا۔

اس کے بعد ہم بہت سارے لوگ روضہ بل کے **زیارت قبر یوز آسف نبی** کے واسطے اندر چلے گئے۔ اس مکان کے اندر قبروں کے اوپر ایک چھوٹا سا مکان بنا ہوا ہے۔ جسکو کشمیری زبان میں روضہ کہا کرتے ہیں۔ اس روضہ شریف کے اندر صرف دو قبریں ہیں۔ ایک چھوٹی اور ایک بڑی۔ جو بڑی ہے وہ حضرت یسوع پیغمبر کی قبر مشہور ہے۔ اس کے سر پر ایک پتھر ہے۔ جس پر دو پیروں کے نشان لگے ہوئے ہیں اور یہ پتھر **قدم رسول** کے نام سے

مشہور ہے۔

ایک اور پتھر وہاں روضہ کے اندر ہے۔ جو چھوٹی قبر کے پاس رکھا ہوا ہے۔ اس کے متعلق ہمنے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کیسا پتھر ہے۔ وہ بولے۔ کہ اس پتھر پر کچھ لکھا ہوا ہے۔ پھر ہمنے اسکو باہر نکال لیا۔ اور اسکو رومال سے صاف کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اس پتھر پر کچھ لکھا ہوا نہیں ہے۔ تو ان میں سے ایک بوڑھے آدمی بول اٹھے۔ (کہ ہاں جی آگے ایک دفعہ یہاں روضہ شریف پر ایک فرنگی آیا تھا۔ اور اس نے اس پتھر پر جب کچھ لکھا ہوا دیکھا۔ تو وہ کہنے لگا۔ کہ یہ پتھر تم مجھے دیدو۔ میں تمکو اس کے عوض میں بہت کچھ روپیہ دونگا۔ ہمنے اس کا کہا نہ مانا۔ آخر پھر ایک دن ہمکو معلوم ہوا۔ کہ وہ پتھر اس نے یہاں سے اٹھوا لیا ہے۔ اور اس کے عوض میں بغیر لکھے ہوئے پتھر کو رکھدیا ہے۔ پھر ہمنے اس کی بہت ہی تلاش کی۔ مگر وہ نہ ملا)

پھر ہم نے ان سے پوچھا۔ کہ یہ صاحب قد کے کتنے لمبے تھے۔؟ وہ بولے۔ کہ جی حضرت ہم نے سنا ہے کہ اسی گز لمبے قد کے تھے۔ مستری صاحب نے انکو سمجھایا کہ اگر اسی گز لمبے ہوتے۔ تو ضرور تھا۔ کہ ان کے پیر بھی اسی انداز کے ہوتے۔ لیکن انہوں نے اسی تمہارے کہنے کے سبب اپنے قدم شریف کا نقش یہاں اس پتھر پر ڈال دیا۔ اور یہ بھی بتا دیا۔ کہ وہ اپنی قدم شریفوں سے یہاں کشمیر میں پیدل سفر کر کے آئے تھے۔ نہ کسی سواری پر سوار ہو کر۔

پھر اس کے بعد ہم روضہ شریف سے نکلے۔ اور باہر صُفّہ پر سب اکٹھے ہو گئے۔ تو مستری صاحب جموئی نے اس وقت کھڑے ہو کر لوگوں کو وعظ کیا۔ پہلے اسلام کو پیش کیا۔ پھر وفات عیسیٰؑ ثابت کی۔ پھر آپ کی آمد ثانی کے متعلق کچھ بیان فرمایا۔ اور بتایا کہ امام مہدی آ گئے ہیں۔ پھر اس کے بعد روضہ بل کے متعلق کچھ بیان فرمایا۔ اور ثابت کر دیا۔ کہ یہی دو قبریں حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریم صدیقہ کی ہیں۔ اس سے سامعین پر بہت اثر ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

اب **حمام بل** اور **روضہ بل** میں جو لفظ **بَل** ہے۔ قابل غور ہے۔ میں طالبان حق کے لئے اس پر لکھدینا ضروری سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالے مجھے اور سب کو انشراح صدر عطا فرما دے آمین۔

لفظ **بَل** وہاں پر بولا جاتا ہے۔ جہاں پر کہ پانی ہو۔ اور کثرت سے ہو۔ جیسا **یَارَہ بَل**۔ یعنی دریائی گھاٹ ہر ایک شخص کو اس بات کا علم ہے۔ کہ جہاں پر پانی کثرت سے پایا جاوے۔ وہیں پر حمام بنائے جاتے ہیں۔ نہ اس جگہ پر جہاں کہ پانی کی قلت ہو **خانیار** میں چونکہ پانی کثرت سے تھا۔ اور ہر طرف سے اس کے ارد گرد نہریں ہی نہریں تھیں۔ اس لئے وہاں کے باشندوں نے جو امراء تھے۔ حمام بنانے شروع کئے اور بنا لئے۔ ملک کشمیر میں سردی چونکہ کثرت سے ہوتی ہے۔ اس لئے یہاں کے اکثر لوگوں کو جوڑوں کا درد ہوا کرتا ہے۔ اور اس کا علاج گرم پانی میں نہا لینے کے سوا اور کوئی نہیں۔ لہذا اس ملک میں حمام بھی کثرت سے بنا لئے گئے ہیں۔ اور اب بھی بنائے جاتے ہیں خصوصًا جس جگہ پر پانی عمدہ اور میٹھا ہو۔ اس جگہ پر کثرت سے بنائے جاتے ہیں۔ اور پانی وہی اچھا اور میٹھا ہوتا ہے۔ جو کہ نہروں اور چشموں کا ہو۔ نہ وہ جو دریا کا ہوتا ہے۔ محلہ خانیار میں اور اس کے ارد گرد نہریں ہی نہریں تھیں۔ اور نہروں کا پانی مریضوں کے لئے نہایت مفید ہوتا ہے۔ اس لئے خانیار میں ایک ہی جگہ پر کئی ایک حمام بنائے گئے۔ جس کا نام بھی ان لوگوں نے **حمام بل** رکھدیا۔ اور اب بھی اسی نام سے نامزد ہوتا ہے۔ اب رہا **روضہ بل** وہ بھی اسی طرح مشہور ہو گیا ہے۔ یعنی جبکہ حضرت یوز آسف نبی علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کے ساتھ کشمیر تشریف لائے۔ اور آپ کا یہاں پر انتقال ہوا۔ تو آپ جہاں پر دفنائے گئے۔ اس قبر کے ارد گرد لوگوں نے ایک چھوٹا سا مکان بنا لیا۔ اور اس کا نام لوگوں نے **روضہ** رکھا۔ چونکہ یہ روضہ دریائی گھاٹ پر بنایا گیا تھا۔ اسواسطے ان لوگوں نے اسکو روضہ بَل کے نام سے مشہور کیا۔ **اس لئے** خداوند رب العالمین نے قرآن کریم میں جو آیت وآوینٰھما الی **ربوۃ ذات قرار ومعین** میں ذات قرار اور معین کا لفظ فرمایا ہے۔ یعنی ہر ایک تندرست آدمی اور ہر ایک مریض کے لئے وہاں پر شفا اور صحت کے اسباب ہیں۔ اور وہ ایسے اسباب ہیں۔ جن کو استعمال کرنے سے مریض آدمی اور تندرست آدمی دل میں قرار اور سکونت حاصل کرتا ہے۔ اور اس سے دل خوش ہوتا ہے۔ وہ اسباب کیا ہیں؟ سن لیجئے وہ اسباب یہ ہیں کہ اعلیٰ اور خوبصورت اور مفید چشمے اور نہریں ہیں جن سے ہر ایک روحانی اور جسمانی بیماری فورًا دور ہو جاتی ہے۔

چونکہ ربوۃ کا لفظ رہ گیا تھا اسلئے اسکے متعلق بھی کچھ لکھدینا ضروری سمجھتا ہوں۔ عربی زبان میں ربوۃ مکان مرتفع یعنی اونچی زمین یا اونچی جگہ پر بولا جاتا ہے سرینگر میں محلہ دانہ پور سے لیکر ہری پربت کے درمیان درمیان جتنی زمین ہے۔ وہ سب کی سب تمام کشمیر میں اونچی اور بلند مانی جاتی ہے اس لئے اس قطعہ کا نام **بلندیمر** رکھا گیا ہے۔ یہ نام دو لفظوں سے مرکب ہے۔ ایک تو **بلندی** اور دوسرا **مر**۔ بلندی تو اونچائی کو کہتے ہیں اور مر عربی زبان میں گذرنے اور تجاوز کرنے کو کہتے ہیں۔ پس معنے ہوئے۔ بلندی سے گذر جا۔ اور اسی بلندیمر کے عین وسط میں **محلہ خانیار** واقع ہے۔ اور خانیار کے شروع محلہ میں روضہ بل ہے۔ اسی واسطے خدا تعالے نے قرآن شریف میں ربوۃ کا لفظ فرمایا ہے۔

اب سوال یہ ہوتا ہے۔ کہ آج کل جو قبریں دریائی گھاٹیوں پر بنائی گئیں ہیں۔ ان پر کیوں نہیں روضہ بل بولا جاتا؟۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ پہلے پہل جو بنی اسرائیل کشمیر میں آئے ان کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے سوا کوئی اور نبی نہ تھا اور وہی یہاں پہلے فوت ہوئے۔ تو آپ کا مدفن خانیار محلہ میں بنایا گیا۔ جو روضہ بل کے نام سے مشہور ہوا۔ اب اگر ہر ایک کے قبر کا نام روضہ بل ہی رکھا جاتا۔ تو ہم ان میں تمیز کیسے کر سکتے؟ ہر ایک انسان اور ہر ایک شہر وغیرہ کے نام ایک ہی

گورنمنٹ عالیہ

اور اس کے حکام عالیمقام کا شکریہ

(از خادم قدیم حکیم محمد حسین قریشی لاہور)

جولائی کے کسی پرچہ میں ناظرین الفضل نے میری طرف سے ایک عاجزانہ درخواست بحضور گورنمنٹ آف انڈیا کے عنوان کے ماتحت ایک افریقی بھائی میاں نظام الدین کی دردناک مصیبت کا ذکر پڑھا ہوگا۔ کہ مخالفین نے کس طرح جھوٹے مقدمات دائر کرکے انکو سخت پریشان کر رکھا تھا۔ جس پر گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں اطلاعاً عرض کرکے درخواست کی گئی تھی کہ وہ مناسب نوٹس لیکر ایک غریب مظلوم کو اگر وہ فی الواقع مظلوم ثابت ہوجاوے تو اس کی حق رسی فرمائی جاوے۔

اس کے متعلق یہ خوشخبری حال میں مجھے پہونچی ہے۔ کہ مقدمات مذکورہ جو میاں نظام الدین کے خلاف دائر تھے۔ بعد تحقیقات نہ فقط خارج ہی نہیں ہوئے۔ بلکہ مدعی یا مدعیان پر حلف دروغی کا فوجداری مقدمہ بھی شروع ہوگیا۔ اور پانچہزار کی ضمانت مدعی سے لیگئی۔ دوستو کس قدر اللہ تعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ اس نے ہمیں کیسی محسن اور عدل مجسم گورنمنٹ کے زیر سایہ امن بخشا ہے جو نہ فقط ہر فرقہ و مذہب کی آزادی کی بلکہ جان و مال عزت و آبرو کی بھی حفاظت کرنے کی ذمہ دار ہے۔ یقیناً میرے دوستوں کو اس خبر کے سننے سے مسرت حاصل ہوگی ایسی ہی جیسی کہ مجھے حاصل ہوئی۔ اس لئے گورنمنٹ عالیہ اور اس کے انصاف دوست حکام کا تہ دل سے شکریہ ادا کرنے کے بعد ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہماری برٹش گورنمنٹ کو اس کی بیشمار نیکیوں کے بدلے اس کے بدخواہ حاسدوں کے بالمقابل فتح و نصرت عطا فرماوے۔

دعوت الی الخیر

بنگال چاٹگام سے اخویم مکرم مولوی مبارک علی صاحب اپنے کوائف تبلیغ کے ضمن میں حضرت خلیفہ برحق ایدہ اللہ کو لکھتے ہیں عید کے موقعہ پر میرے بڑے بھائی اکبر علی صاحب نے دریافت کیا کہ احمدی لوگ نماز علیحدہ کیوں پڑھتے ہیں؟ میں نے انکو بتلایا کہ ہمکو اسی طرف ہونا چاہیئے جدہر اللہ تعالےٰ ہو۔ دوسری طرف خواہ کتنی ہی تعداد ہو اس کی بالکل پروا نکریں کیونکہ خدا تعالےٰ قادر مطلق ہے وہ قلیل تعداد کو جو حق پر ہو کثیر تعداد کے مقابلہ میں غلبہ دیسکتا ہے۔ پھر انہوں نے پوچھا "کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ خدا آپکے ساتھ ہے؟ اس پر میں نے ان بہت سی آلہی تائیدات اور نصرتوں کا حال انکو سنایا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اعدائے دین کے مقابلہ میں حاصل ہوتی رہیں۔ نیز بعض اپنی ان دعاؤں کی کیفیت بیاں کی جو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خارق عادت طور پر قبول ہوئیں۔ پھر میں نے پوچھا کہ اچھا آپ بڑے پابند صوم و صلوٰۃ ہیں اور بڑے مخلص عبادت گزار معلوم ہوتے ہیں۔ مگر کیا آپ کوئی ایسی نظیر پیش کرینگے جس میں آپکی دعا قرین اجابت ہوئی ہو؟ انہوں نے اس کا جواب نفی میں دیا۔ اور فی الفور تہیہ کرلیا کہ بجائے اپنی جماعت کے ہمارے ساتھ دوگانہ عید ادا کریں۔ پھر انہوں نے اپنی اہلیہ صاحبہ کو بھی یہی تلقین کی کہ محض نمود کی خاطر معاملات دین میں حق کو چھوڑ کر جم غفیر کا ساتھ دینا عبث ہے۔ **میں تو قادیانی ہوتا ہوں**"۔ بعد ازاں انہوں نے مجھسے درخواست کی کہ اعلیحضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے حضور میرے حق میں دعائے خیر کی التجا کریں۔ حضور ان کیواسطے انشراح صدر و استقامت کی دعا فرمائیں۔ ان کا یہ بھی ارادہ تھا کہ انشاء اللہ عنقریب حاضر دارلامان ہوں۔ مگر چند اتفاقی موانع پیش آجانے سے ابھی آنا نہیں ہوا۔

مولوی ابو الہاشم صاحب نے خاکسار کے پاس اپنے تبلیغی ٹریکٹ کی چند صد کاپیاں بھیجدی ہیں جو انشاء اللہ تقسیم کردیجائینگی۔ والسلام۔

بہار منگھیر سے جناب حکیم خلیل احمد صاحب احمدی مبلغ ارقام فرماتے ہیں۔

یہ خادم ۲۷۔ اگست کو روانہ ہوکر ۲۸۔ اگست کو پورینیہ پہنچا۔ ۲۹۔ ۳۰ تاریخ کو وہاں رہا۔ اور ۳۱ کو وہاں سے پھر منگھیر واپس آگیا۔ ۲۹۔ اگست کو بار لائبریری میں عاجز کا لیکچر ہوا جو دو گھنٹے تک رہا اور بفضل خدا اس میں بہت کامیابی ہوئی۔ حاضرین پر بڑا نیک اثر پڑا۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں میں سے اکثر معززین اور بعض سرکاری حاکم افسر بھی شریک جلسہ تھے۔ اور قریب قریب ہر درجہ ہر طبقہ کے لوگ ہماری دعوت سے حصہ لینے کو آئے تھے ہر ایک نے اسلام و بانئے اسلام کی تعلیم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پوری محویت اور توجہ سے سنا اور سلسلہ حقہ احمدیہ کی محبت کا گہرا اثر لیکر اٹھا۔ لوگوں نے اس خادم حضور کی نسبت جسقدر خوشنودی و تعریف کا اظہار کیا اس کے دوہرانے کی ضرورت نہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ مسیح موعودؑ کی غلامی نے اس ناچیز کو یہ عزت بخشی فالحمد للہ۔

یکم ستمبر کو دوسرا لیکچر نہو سکا کیونکہ اس روز ہندوؤں کے برت کا تہوار تھا۔ تین چار شخص احمدیت کے بہت قریب آگئے ہیں۔ جو امید ہے کہ انشاء اللہ جلدی ہی سلسلہ حقہ میں داخل ہونگے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے توقع ہے کہ اخویم سید وزارت حسین صاحب پھر جہاں تعطیل پورینیہ تشریف لیجائینگے۔ آپ سلسلہ کے ایسے مخلص خادم ہیں کہ جہاں کہیں کسی دنیاوی کام کیواسطے بھی جاتے ہیں تبلیغ کا کوئی نہ کوئی موقعہ نکال ہی لیتے ہیں۔ خدا انہیں جزائے خیر دے۔

(بقیہ جنگ) کرلیا ہے۔ گراڈنو کے مغرب میں غنیم نے جان توڑ حملے کئے جو پسپا کئے گئے۔ جرمن مراسلہ مظہر ہے کہ گراڈنو کے مغرب میں جرمن افواج اس وقت بیرونی قلعجات کی لائن کے محاذ میں ہیں۔ اور ادوڈسک (گراڈنو سے ۱۸ میل جنوب میں) دوشت بیالو ویسکا کے مابین روسیوں کا تعاقب کر رہے ہیں۔ ایک آسٹروی مراسلہ میں ذکر ہے۔ کہ قلعہ لٹسک دشمن کے قبضہ میں ہے اور شہر روسیوں سے خالی ہوگیا ہے **پوپ صاحب** نے پھر پریذیڈنٹ ولسن کے نام ایک پیام تحریک صلح کے متعلق بھیجا ہے۔

فہرست نو مبائعین خطہ کشمیر

(جن کا ذکر خیر آج کے لیڈر میں ہے)

عبدالقادر۔ پڈر۔ موضع کنڈ پورہ تحصیل کلگام
اہلیہ 〃 〃
غلام محمد پسر 〃 〃 〃 〃
غلام رسول 〃 〃 〃 〃
حبیب اللہ 〃 〃 〃 〃
مسماۃ خورشی
بانو دختر 〃 〃 〃 〃
لالہ 〃 〃 〃
اہلیہ 〃 〃 〃 〃
عبدالغنی فرزند 〃 〃 〃 〃
غلام احمد 〃 〃 〃 〃 〃
مسماۃ خطی
بانو دختر 〃 〃 〃 〃 〃
مسماۃ خورشی 〃 〃 〃 〃 〃
عبدالصمد 〃 〃 〃 〃 〃
اہلیہ 〃 〃 〃 〃 〃
ثناء اللہ المعروف ستو 〃 〃 〃 〃
عبدالعزیز 〃 〃 〃 〃 〃
مسماۃ جانا بانو دختر 〃 〃 〃 〃
ولی محمد 〃 〃 〃 〃
اہلیہ ثناء اللہ 〃 〃 〃 〃
عبدالاحد 〃 〃 〃 〃 〃
اہلیہ 〃 〃 〃 〃 〃
محمد عبداللہ
فرزند عبدالاحد 〃 〃 〃 〃
عبدالقادر 〃 〃 〃 〃 〃
مسماۃ خورشی بانو
دختر عبدالقادر 〃 〃 〃 〃
غلام احمد 〃 〃 〃 〃 〃
اہلیہ 〃 〃 〃 〃 〃

حبیب اللہ فرزند ثناء اللہ عرف
پڈر بمنو پورہ تحصیل کلگام
عبدالخالق 〃 〃 〃
〃 ڈار 〃 〃 〃
اہلیہ 〃 〃 〃 〃
ثناء اللہ 〃 〃 〃 〃
عبدالقادر برادر ثناء اللہ 〃 〃 〃
محمد اکرم 〃 〃 〃 〃
عبدالعزیز ڈار 〃 〃 〃
اہلیہ 〃 〃 〃 〃 〃
مسماۃ خورشی بانو
دختر عبدالعزیز 〃 〃 〃 〃
مسماۃ جانا بانو 〃 〃 〃
محمد شعبان 〃 〃 〃
اہلیہ 〃 〃 〃 〃
عبدالغنی 〃 〃 〃 〃
مسماۃ خاتون بانو
دختر عبدالغنی 〃 〃 〃
مسماۃ خطی بانو 〃 〃 〃
محمد رمضان 〃 〃 〃 〃
اہلیہ 〃 〃 〃 〃
غلام محمد 〃 〃 〃 〃
علی محمد 〃 〃 〃
عبداللہ 〃 〃 〃
مسماۃ خطی بانو 〃 〃 〃
〃 محتی بانو 〃 〃 〃
عبدالاحد 〃 〃 〃 〃
اہلیہ 〃 〃 〃 〃
مسماۃ خرضی بانو 〃 〃 〃
خاتونی بانو 〃 〃 〃

محمد رمضان۔ ڈار موضع کنڈ پورہ کلگام
اہلیہ 〃 〃 〃 〃
غلام رسول 〃 〃 〃 〃
عبدالسبحان 〃 〃 〃
اہلیہ 〃 〃 〃 〃
عبدالخالق فرزند
سبحان 〃 〃 〃
عبدالاحد 〃 〃 〃
عبدالاحد بٹ 〃 〃
اہلیہ 〃 〃 〃
عبدالغنی فرزند 〃 〃 〃 〃
عبدالعزیز 〃 〃 〃 〃 〃
عبدالغفار 〃 〃 〃 〃 〃
عبدالقادر 〃 〃 〃 〃 〃
رحمت۔ ملک شوپیاں۔ 〃
اہلیہ 〃 〃 〃 〃
مسماۃ سارہ بانو 〃 〃
شہمال بانو 〃 〃
محمد اسمٰعیل 〃 〃
اہلیہ 〃 〃 〃
عبدالعزیز 〃 〃 〃
عبداللہ 〃 〃 〃
عبدالاحد پالہ 〃 〃
اہلیہ 〃 〃 〃 〃
مسماۃ خورشی بانو 〃 〃 〃
خاتونی بانو 〃 〃 〃 〃
اہلیہ حبیب پڈر 〃 〃
عبدالصمد پالہ 〃 〃
اہلیہ 〃 〃 〃 〃
عبدالخالق کھانڈی 〃 〃
عبدالقدوس۔ لون 〃 〃 〃
اہلیہ 〃 〃 〃
عبدالاحد فرزند
عبدالقدوس 〃 〃 〃 〃
غلام رسول۔ کوکرگنڈ 〃 〃

عبدالخالق ڈار۔ کنڈ پورہ کلگام
اہلیہ 〃 〃 〃 〃
عبدالغفار فرزند
عبدالخالق 〃 〃 〃 〃
غلام احمد فرزند
عبدالخالق 〃 〃 〃 〃
غلام محمد فرزند 〃 〃 〃 〃
عبدالغنی 〃 〃 〃 〃 〃
ولی محمد ڈار 〃 〃 〃
اہلیہ 〃 〃 〃 〃
تاج بی بی دختر 〃 〃 〃 〃
عبدالعزیز راتھر بالسو 〃 〃
عشی بی بی اہلیہ 〃 〃 〃 〃 〃
عبدالاحد فرزند 〃 〃 〃 〃
عبدالصمد 〃 〃 〃 〃 〃
محتی بی بی ہمشیرہ عبدالصمد 〃 〃
عبدالکریم راتھر۔ بالسو 〃 〃
اہلیہ 〃 〃 〃 〃 〃
غلام محمد فرزند 〃 〃 〃 〃
تایہ بی بی دختر 〃 〃 〃 〃
عبدالخالق راتھر۔ بالسو۔ 〃 〃
دولت بی بی اہلیہ 〃 〃 〃 〃
عبدالقدوس 〃 〃 〃 〃
اہلیہ 〃 〃 〃 〃 〃
عبدالصمد فرزند 〃 〃 〃 〃
دختر 〃 〃 〃 〃 〃

بیعت خلافت

غلام احمد راتھر۔ بالسو کلگام
اہلیہ 〃 〃 〃 〃
منور فرزند 〃 〃 〃 〃
علی 〃 〃 〃 〃 〃
عبدالقادر کوٹی 〃 〃 〃
اہلیہ 〃 〃 〃 〃 〃
محمد سلطان 〃 〃 〃 〃

میزان ۱۲۱